کتاب کا نام احسن الاصلاح والاطلاع

افادات شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب

مرتب محمد ہمایوں مغل

تصحیح و پروف ریڈنگ پروفیسر مولانا مزمل حسن صاحب

اراکینِ دارالتصنیف

کتاب کی تیاری میں حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ آیت، حدیث و فقہی عبارات میں غلطی واقع نہ ہو، پھر بھی اگر کہیں قارئین کو کمی محسوس ہو تو ادارے کو مطلع فرمائیں ادارہ شکرگزار رہے گا۔

احسن الاصلاح والاطلاع

احسنی اصلاحات اور اطلاعات

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب

بانی ورئیس الجامعۃ العربیۃ احسن العلوم

فہرست مضامین

”قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ“

شیخ الحدیث والتفسیر مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب مدظلہ

الحمد لله رب العالمين وصلى الله وسلم على رسوله المصطفٰى ونبيه المجتبٰى وامينهٖ على وحى السماء وعلى آله النجباء واصحابه الاتقياء افضل الخلائق بعد الانبياء　　اما بعد

عرصہ دراز سے بعض مسائل کی طرف از روئے شرع شریف کچھ توجہ ہوتی رہی الحمدللہ علی ذالک۔ کتب دینی

خواہ وہ تفاسیر ہوں یا احادیث یا شروحِ احادیث ،فقہ ہو یا اصول جب اُن کے زیرِنور اور تحت البرکات مراجعت کی تو کچھ مسائل میں اصلاح اور اطلاع کی ضرورت محسوس ہوئی۔ وقتاً فوقتاً جامع مسجد احسن کے منبر ومحراب سے بھی وضاحت کرتا رہا۔

''بشنو دیا نشنو دمن ھائے ھوئے می کنم''

درس تفسیر وحدیث وغیرہ میں میں بھی خواہ جامعہ عربیہ احسن العلوم میں ہو یا دیگر مخلصین وکرم فرماؤں کی دعوت ہائے دین جیسے ختم بخاری وغیرہ کی تقریبات ہوں مناسب مواقع پر اِن مسائل کی وضاحت کرتا رہا۔

عزیزم محمد ہمایوں مغل احسنی نے جو''ماہنامہ الاحسن'' کے نائب مدیر ہیں اُن کوتحریری رنگ دیا اور حضرات

نمازی اور دیگر قدر شناسوں کے لئے بڑے بڑے کتبے (Penaflex) جو جامع مسجد احسن کے داخلہ کے سامنے دیوار پر آویزاں ہیں، جنہیں ہر خاص و عام ہر وقت پڑھ سکتا ہے تاکہ خیر عام اور خیر وصلاح کے مواطن سرسبز و شاداب ہوں اور جو اصلاح حال کرنا چاہے انہیں علم و دلیل کی روشنی میسر ہو۔

جن مخلصین علماء کرام عزیز طلباء اور دیگر مخلصین نے خواہش ظاہر فرمائی کہ ایک مختصر پمفلیٹ یا چھوٹے رسالے اور جیبی کتاب کی شکل میں ہو تو اسے آگے بڑھانے میں آسانی ہوگی۔

یہ مسائل مختصراً درج ذیل ہیں مثلا

(۱)	مسجد میں سنت طریقے سے داخلے کے لئے

بائیں پاؤں سے جوتا اتارے اور وہ زمین پر رکھیں اور پھر دائیں پاؤں سے جوتا اتاریں اور دایاں پاوں مسجد میں داخل کرکے ''**اللھم افتح لی ابواب رحمتک** '' کی دعا پڑھ لیں ۔پہلے بائیں سے اتارنا پھر دائیں سے یہ اتنا اہم مسئلہ ہے کہ امام بخاری نے کتاب اللباس میں اس پر باب قائم فرمایا ہے،(دیکھئے بخاری ج۲ص۸۷۰)

(۲) مسجد میں داخل ہونے کے بعد اِدھر اُدھر بیٹھنے کے بجائے صفوں کی شکل میں بیٹھا جائے اور یہ فقہ اور کتبِ احادیث کا متفق مؤقف ہے۔صفوف پر مشتمل تمام کتب فقہ و آثار میں مسئلہ مفصل موجود ہے،اس کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ فقہاء نے لکھا کہ جماعت سے پہلے جو جماعت کے انتظار میں بیٹھے ہوتے ہیں آنے والے ان کو سلام نہ کریں

اگر کسی نے غلطی سے کربھی لیا تو جواب نہ دیں۔ اِس سے پتہ چلا کہ بعض لوگ صفوف میں بیٹھے لوگوں کو سلام کرتے ہیں یا آئمہ امامت کرنے کے لئے آتے ہیں تو نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام کرتے ہیں یہ غلط ہے۔

(فتاوی عالمگیری جلد پنجم صفحہ ۳۳۵ اور ۳۲۵، مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۸ ص ۴۳۲، لمعات شرح مشکوٰۃ)

اس کے اہتمام سے یہ بھی پتہ چلا کہ نماز با جماعت سے پہلے لوگ صفیں بنانے کے پابند ہیں ادھر اُدھر بیٹھنا خلاف سنت وفقہ ہے احتیاط فرمائی جائے۔

(۳)　نماز سے پہلے نمازی حضرات ہاتھ نہ باندھیں اللہ اکبر کر کے جب نیت باندھی جائے تو دایاں ہاتھ بائیں پر باندھیں نماز کے شروع میں اور تکبیر تحریمہ سے پہلے جو بعض

لوگ ہاتھ باندھتے ہیں یہ درست نہیں ہے، اس وقت ارسال الیدین سنت ہے نہ کہ وضع الیدین ہے۔لہٰذا عام وخاص کو منع کیا کہ تکبیر تحریمہ سے پہلے ہاتھ نہ باندھے جائیں بلکہ کھلے چھوڑ دیئے جائیں۔

(۴) ہاتھ باندھتے وقت حدیث وفقہ کے مطابق نشر الاصابع (انگلیاں کھولنا) ہے نہ بہت زیادہ کھولنا ہے جس کو تفریج کہتے ہیں یہ حالت رکوع ہے اور نہ انگلیاں بالکل بند کرنی ہیں جس کو انضمام کہتے ہیں یہ حالت سجدہ ہے۔ بوقت تحریمہ انگلیاں معمولی تفاوت کے ساتھ چھوڑ دی جائیں اور ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کے نرموں کی سیدھ میں یا ان کے ساتھ مس کئے جائیں یا درکھیں یہ فقہ حنفی کا متفق مسئلہ ہے۔

(طحطاوی علی المراقی ودیگر معتبرات)

(۵) بعض لوگ نماز شروع کرتے وقت ہاتھ نیچے اُٹھاتے ہیں، بعض بیچ میں اور بعض بہت اوپر تک اٹھاتے ہیں، یہ خلاف المذہب لوگوں کی خصلت ہے امام اعظم رحمہ اللہ کی فقہ اور فتاوی میں ایک جیسی کیفیت ہے۔

(ہدایہ مع شروحھا المعتبرہ)

(٦) اللہ اکبر کرتے وقت تکبیر تحریمہ کرتے وقت سر قبلہ کی سیدھ میں ہو جھکانا منع اور مکروہ ہے۔

(الدر المختار مع در المحتار رج ا ص ۳۱۹)

دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر باندھیں اور انگوٹھے اور چھنگلی (چھوٹی انگلی) کا حلقہ باندھا جائے اور تینوں انگلیاں دائیں ہاتھ کی بائیں ہاتھ پر آجائیں اور بائیں ہاتھ کا تلوہ مع انگلیوں کے دائیں ہاتھ کے نیچے ہوجائے اس

طرح ہاتھ باندھنے سے خود ہی تحت السُرۃ ناف کے نیچے باندھی جائے۔

ضروری وضاحت

یہ کیفیات مرد کے لئے ہیں خواتین کے لئے نہیں بلکہ وہ ہاتھ کندھوں تک اُٹھائیں اور ہاتھ سینے پر باندھیں خواتین کا ناف یا ناف کے نیچے باندھنا نامناسب ہے باقی تفصیل فقہ کی ابتدائی کتب میں موجود ہیں۔

(۷)　جن سنتوں کے بعد سنت مؤکدہ ہیں جیسے ظہر کے چار فرضوں کے بعد دو رکعات، مغرب کے تین فرضوں کے بعد ۲ رکعات یا عشاء کے چار فرضوں کے بعد دو رکعات یہ سنن مؤکدہ کہلاتی ہیں اس کی تاکید بہت زیادہ ہے اس لئے فرض نماز سے فارغ ہوکر بمقدار اللھم انت السلام کما

روت عائشہ رضی اللہ عنہا فی صحیح مسلم ،اور سنتوں کے لئے
کھڑے ہوجائیں یعنی تسبیحات یا آیت الکرسی یا استغفار
وغیرہ اور رات کا قیام سنن مؤکدہ کے بعد پڑھی جائیں ورنہ
سنت کا ثواب جاتا رہے گا۔

فرضوں کے بعد تسبیحات کے لئے بیٹھنا اور سنتیں
مؤخر کرنا شدید منع ہے اور ناموذون حرکت ہے بعض لوگوں کو
نورالایضاح وغیرہ کی عبارت ''وعن شمس الائمة
الحلوانی لا بأس بقرأة ''اوراد سے مغالطہ ہوتا ہے''
کلمة لابأس تُستعمل خلاف الاولی ''اس کا
مطلب یہی ہے کہ یہ ناپسندیدہ کام ہے۔

(فتح القدیر شرح ہدایہ،البحرالرائق،النہرالفائق،تبیین
الحقائق شرح کنزالدقائق)

اس مسئلہ کی تفصیل منسلکہ تحریر میں موجود ہے جن نمازوں کے بعد سنن مؤکدہ کا شغل نہیں جیسے فجر اور عصر بے شک یہ اوراد وتسبیحات پورا کرنا بہتر ہے۔

(۸)　جب اذان شروع ہوجائے تو بیت الخلاء نہ جایا جائے بلکہ بیت الخلاء جانے والا کام اذان سے دس پندرہ منٹ پہلے یا اذان کے پانچ منٹ بعد کیا جائے اذان کو توجہ سے سننا اور مقدس کلمات کا جواب دینا مقدس ماحول میں ہی مناسب ہے۔

(۹)　جب بھی دعا ہوتو شروع الحمد للہ سے کی جائے، درود شریف سے دعا شروع کرنا خلاف سنت ہے اور نامناسب کام ہے۔صحیح حدیث میں ہے

"اذا دعا احدکم فلیبدء بتحمید اللہ وثناء علیہ ثم یصلی علی النبی ﷺ ثم الیدعوا ماشاء"

(عمل الیوم واللیل لابن سنی ترمذی شریف جلد۲ الدعوات الکبیر میں ایسے شخص کو عجلت باز کہا گیا ہے)

اس سے پتہ چلا کہ یہ کہنا یا لکھنا کہ اول وآخر درود شریف پڑھا جائے کسی بھی نیک عمل کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے ہے نہ کہ درود شریف سے درود شریف سے دعا درس یا بیان یا کوئی عمل شروع کرنا خلاف سنت اور انتہائی نامناسب ہے۔

(۱۰)　جن نمازوں کے بعد تسبیحات ۳۳،۳۳،۳۴ یا آیت الکرسی یا استغفار ہے جس طرح یہ کام پوری نماز سے فراغت پر ہے اسی طرح تسبیحات کی گنتی دائیں ہاتھ کے پوروں سے ہے نہ کہ بائیں ہاتھ سے، نہ تسبیح کے دانوں سے بلکہ یہ گنتی دائیں ہاتھ کے پوروں سے یہ بھی فقہ اور شروح حدیث کا اجماعی مؤقف ہے۔

تفصیلات کے لئے (ابوداؤد ج اص ۲۱۰، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۵ ص ۳۶۳، طحطاوی علی المراقی ص ۱۷۲، تکملہ مجمع بحارالانوار جلد ۵ ص ۴۸۹)

محترم ہمایوں مغل سلمہ نے اِن تمام مسائل اور اِن جیسے دوسرے ضروری مسائل جن پر توجہ کم کی جارہی ہے حالانکہ وہ انتہائی اہم ہیں کو تفصیل سے منصۂ شہود پر لانے کے لئے ایک نمائندہ تحریر جمع فرمائی ہے۔ اس لئے یہ مختصر تعارف یا مقدمہ مشتے از خروارے کے طور پر ملاحظہ فرمایا جائے۔

تلك عشرة كاملة

ممکن ہے اِس قسم کے دیگر مسائل اور اصلاحات جس پر وقتاً فوقتاً تنبیہ کی جاتی ہے جیسے قمیص کی بٹن پٹی دایاں بائیں پر یا مسجد کا مرور وغیرہ بھی منسلکہ تحریر میں تفصیل کے ساتھ باحوالہ مل جائیں گے۔

عرضِ مرتب

محمد ہمایوں مغل

وَمَآ اٰتٰئکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ ۚ وَمَا نَھٰئکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا (سورۂ حشر ۷)

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید (مشکوٰۃ ج ا ص ۳۰)

اللہ رب العزت نے قرآنِ کریم میں ارشاد فرمایا کہ جو احکامات تمہارے رسول تم تک لے کر آئے ہیں اُن کو مضبوطی سے تھام لو اور جن سے تمہیں منع کر رہے ہیں اُن کو ترک کر دو۔ یعنی جو اعمال جنابِ نبی کریم ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے خلاف ہیں وہ بدعات ہوئے اور اُن کا

دین سے کوئی تعلق نہیں ہوا۔ ان میں بے شمار ایسے اعمال اور افعال ہیں جو مسلمانوں میں رہے لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اُن پر عمل ختم ہو گیا یا پھر لوگوں نے ان کے بدلے ایسے اعمال وافعال اختیار کر لئے جن کا شریعتِ مطہرہ اور سنتِ نبوی ﷺ سے دور دور کوئی تعلق نہیں تھا۔

اِنہی اعمال میں کچھ ایسے بھی تھے جنہیں دین کے بڑے ائمہ نے اپنے علم و تحقیق کی روشنی میں جانچنے کے بعد اُن سے منع فرما دیا یا پھر اُنہیں مکروہ قرار دے دیا۔

انہی اعمال میں کچھ ایسی سنتیں بھی شامل ہیں جو شریعتِ محمدی سے لاعلمی کی وجہ سے ترک کر دی گئیں اور اُن پر عمل ختم ہو گیا۔

اسی پیرائے میں جنابِ نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد ابدنشان ہے کہ جس نے میری ایسی سنت کو زندہ کیا جو کہ فساد

کی نذر ہوگئی تھی یا میرے بعد ختم ہوگئی تھی تو اس کو سو (۱۰۰) شہیدوں کا ثواب ملے گا۔

میرے شیخ ومحسن، شیخی واستاذی، سیدی وسندی، فخری ومفخری شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی محمد زرولی خان صاحب دامت برکاتہم بانی ومہتمم جامعہ عربیہ احسن العلوم گلشن اقبال کراچی جو کہ سنتِ نبوی ﷺ کے سخت عامل اور محافظ ہیں نے کبھی بھی کسی بھی موقع پر سنت کے خلاف اعمال پر سمجھوتہ نہیں کیا اور کڑی محنت اور کاوش اور مدلل تحقیقات کے بعد ایسے بہت سارے اعمال پر توجہ ڈالی اور اُن کی صحیح سمت اور صحیح راہ لوگوں کو دکھائی۔

ذیل میں ہم نے اُن میں سے اکثر مسائل کو تمام حوالہ جات کے ساتھ درج کیا ہے تا کہ اس کا استفادہ عام ہو جائے اور عوام الناس تک اُن کی رسائی ممکن ہو جائے۔

تسبیحات صرف دائیں ہاتھ سے پڑھنا سنت ہے

وہ فرائض جن کے بعد تسبیحات پڑھی جاتی ہیں جیسے فجر اور عصر کی نماز ،اِن دونوں نمازوں کے بعد پڑھی جانے والی تسبیحات صرف دائیں ہاتھ سے پڑھنی چاہیے بائیں ہاتھ سے بغیر کسی عذر کے پڑھنا خلافِ سنت ہے۔اس کے علاوہ بھی تسبیحات جب بھی اور جس موقع پر بھی پڑھنا ہوتو

دائیں ہاتھ کا استعمال زیادہ ثواب اور سنت کی پیروی کا باعث ہے اور اسی میں اجر وثواب زیادہ ہے۔

(۱) الادب المفرد للامام البخاری ص۹۲۲ (دار ابن کثیر)

(۲) سنن ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب التسبیح بالحصیٰ ج۱ص۲۲۰ (مکتبہ رحمانیہ)

(۳) طحطاوی علی المراقی ص۱۷۲

(۴) مرقات شرح مشکوٰۃ ج۲ص۳۶۳

(۵) تکملہ مجمع بحار الانوار ج۵ص۵۸۷

جمعہ کے دن تدفین

جمعہ کے دن اگر میت ہو جائے اور یہ ممکن ہو کہ تدفین جمعہ کی نماز سے پہلے ہو سکتی ہے تو نمازِ جمعہ تک اس وجہ سے تاخیر کرنا کہ نمازیوں کی تعداد زیادہ ہو گی خلافِ شرع اور مکروہ ہے۔

بہت مبارک ہے کہ مردے کو جمعہ کی گھڑی قبر کے اندر میسر آ جائے ، مرنے کے بعد مُردے کے ساتھ احسان یہ ہے کہ اُس کی تدفین جتنا جلدی ہو سکے کر دی جائے

لوگوں کی وجہ سے رُکے رہنا بے دینی ہے۔

(۱) فتاویٰ شام ج ۳ ص ۱۶۰

(۲) النہر الفائق ج ۱ ص ۴۰۰

(۳) تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۴۴

(۴) الفقہ الاسلامی وادلہ ج ۲ ص ۱۵۴۴

(۵) طحطاوی علیٰ المراقی ص ۶۰۴

(۶) البحر الرائق ج ۲ ص ۳۳۵

(۷) فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۵۸۳

(۸) فتاویٰ دار العلوم دیو بند جز ۵ ص ۱۸۷

اذان کا ادب و احترام

جس وقت اذان شروع ہو جائے تو توجہ سے اذان سننے اوراس کے جواب دینے کے علاوہ کوئی دوسرا کام کرنا نامناسب ہے۔صرف توجہ سے اذان سنی جائے اوراس کا جواب دیا جائے ، دورانِ اذان وضو کے لئے یا بیت الخلاء جانا یا اور کسی ایسے کام میں مشغول ہونا جس سے اذان کے جواب دینے میں خلل واقع ہو یا باتوں میں مشغول رہنا خلافِ شرع ہے اوراذان کی بے حرمتی و بے ادبی کا موجب

ہے جو کہ گناہ کا باعث ہوسکتا ہے۔

(۱) فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۵۵، ۵۷

(۲) فتح القدیر ج ا ص ۲۱۷

(۳) بدائع الصنائع ج ا ص ۱۵۵

(۴) البحر الرائق ج ا ص ۴۵۰

(۵) فتاویٰ شامی کتاب الصلوٰۃ باب الاذان

(۶) طحطاوی علی المراقی الفلاح ص ۲۰۴ تا ۲۰۲

(۷) التجنیس والمزید ج ا ص ۳۸۹

(۸) شرح العینی ج ا ص ۴۷

قمیص کی بٹن پٹی کا
سنت طریقہ

قمیص کے گریبان کی بٹن پٹی دائیں طرف ہونی چاہیے یعنی قمیص کے بٹن اس طرح بند ہوں کہ دائیں پٹی بائیں پٹی کے اوپر آجائے جیسے کہ نماز میں ہاتھ باندھے جاتے ہیں۔

(۱) ہدایہ ج۱ص۱۶۱، فصل فی التکفین
(۲) البنایہ فی شرح الہدایہ ج۳ص۱۷۹

(۳) محیط بُرہانی ج ۳ ص ۱۳۰۱ (۱۲ جلد والی)

(۴) الجوہرۃ النیرۃ علی مختصر القدوری ص ۱۲۷

(۵) تبیین الحقائق ج ۱ ص ۲۳۸

(۶) فتاویٰ شام ج ۳ ص ۱۱۶ (رشیدیہ)

(۷) الفقہ الاسلامی وادلتہ ج ۲ ص ۱۵۰۱ (رشیدیہ)

(۸) مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر ج ۱ ص ۲۶۷

(۹) شرح العینی علی کنز الدقائق ج ۱ ص ۱۰۹

(۱۰) البحر الذخار ج ۳ ص ۱۰۸

(۱۱) الانصاف ج ۲ ص ۵۱۲

فرائض کے بعد تسبیحات یا سنت مؤکدہ

جن فرض نمازوں کے بعد سنتِ مؤکدہ ہوں جیسے ظہر کے فرائض کے بعد کی دو سنتیں، مغرب کے فرائض کے بعد کی دو سنتیں اور عشاء کے فرائض کے بعد کی دو سنتیں۔

اِن فرائض کے بعد بیٹھ کر تسبیحات پڑھنا خلافِ سنت عمل ہے کیونکہ تسبیحات پڑھنا مستحب ہے اور مستحب کو سنت پر ترجیح نہیں دی جا سکتی۔

صرف مختصر دعا کے بعد فوراً سنتیں ادا کی جائیں

اگر سنتوں کو اوراد و وظائف کی وجہ سے مؤخر کیا گیا تو سنت کا کوئی ثواب نہیں ملے گا۔

(۱) فتاویٰ شامی ج ا ص ۴۵۷

(۲) فتح القدیر ج ا ص ۴۳۹، ۴۴۰

(۳) مراقی الفلاح ص ۵۷

(۴) امداد الفتاح ص ۳۵۶

(۵) معارف السنن ج ۳ ص ۱۱۸، ۱۱۹

(۶) طحطاوی علی المراقی الفلاح ص ۱۷۰

سر ڈھک کر رکھنا اصل سنت طریقہ ہے چاہے نماز ہو یا نماز کے باہر

ٹوپی پہننا سنت طریقہ ہے اور خاص طور پر نماز میں ننگے سر ہونا خلافِ سنت اور مکروہ ہے (مکروہ سے مراد یہ ہے کہ ننگے سر پڑھی جانے والی نماز کا کوئی ثواب پڑھنے والے کو نہیں ملے گا) ٹوپی چاہے اپنی ہو یا مسجد کی سر ڈھکنا اصل سنت ہے۔

جنابِ نبی کریم ﷺ ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ، محدثین ، مجتہدین ، مفسرین ، فقہاءِ کرام اور اولیاءِ کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کبھی بھی سوائے حالتِ احرام کے ننگے سر نہیں دیکھے

گئے ہیں۔

حالتِ نماز کے علاوہ بھی مرد اور عورت دونوں کے لئے ضروری ہے کہ اُن کا سر ڈھکا رہے۔

(۱) مجمع الزوائد ج ۵ ص ۱۲۱

(۲) درمختار ج ا ص ۱۴۱۶

(۳) کنز العمال ج ۷ ص ۱۲۱

(۴) ترمذی ج ا ص ۲۹۴

(۵) طحطاوی علی المرقی فصل فی المکرّوہات ص ۳۵۹

(۶) فتاویٰ عالمگیری ج ا ص ۱۰۶

(۷) تلبیس ابلیس ص ۳۷۳

(۸) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۸ ص ۲۱۲

جنابِ نبی کریم ﷺ کی احادیث کے مطابق رات کی آخری نماز وتر ہے

وتر رات کی آخری نماز ہے،نوافل جتنے بھی ہیں وہ وتر سے پہلے ہیں وتروں کے بعد نفل پڑھنا خلافِ اولیٰ ہے اور جنابِ نبی کریم ﷺ کے قول کی خلاف ورزی ہے، ''اجعلوا اٰخر صلوتکم باللیل وترا ''کسی بھی حنفی فقہ کی کتاب میں وتر کے بعد نوافل منقول نہیں ہیں ، جہاں حدیث میں اُن کا ذکر آیا ہے وہاں اُن دو رکعات سے مراد فجر کی سنتیں ہیں، امام بخاری رحمہ اللہ کی بھی یہی رائے ہے۔

اس کی مزید تفصیل حضرت شیخ الحدیث حضرت مفتی صاحب کے رسالے ''احسن العطر'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) بخاری شریف ج ۱ ص ۱۳۵، ۱۳۶

(۲) فتح القدیر ج ۱ ص ۳۸۲

(۳) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۳ ص ۳۵۴، ۳۵۵

(۴) لمعات شرح مشکوٰۃ ج ۴ ص ۹۰

(۴) بذل المجهود ج ۲ ص ۲۹۵

(۵) مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۳۱

(۶) نصب الرایہ ج ۲ ص ۱۳۷

(۷) فتح الباری ج ۳ ص ۱۷

شوال کے 6 روزے مکروہ ہیں

دینِ اسلام کے دو بڑے امام، امام اعظم امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امامِ مدینہ امام مالک رحمہ اللہ کے نزدیک شوال کے ٦ روزے مکروہ ہیں، امام مالک نے تو ان روزوں کو بدعت کہا ہے اور علماء کو تنبیہ کی ہے کہ لوگوں کو ان روزوں کو رکھنے سے روکیں۔ فقہ حنفی کی تمام بڑی کتب میں شوال کے ٦ روزے مکروہ لکھے گئے ہیں۔ مزید تفصیل حضرت الشیخ حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے مفصل و محقق رسالے ''احسن المقال'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخاری شریف میں تمام روزوں کا بالتفصیل ذکر فرمایا ہے،

لیکن شوال کے چھ روزوں کا کوئی بھی تذکرہ پوری بخاری شریف میں کہیں نہیں کیا۔

(۱) مؤطا امام مالک ص۲۵۶ (۲) مرقاۃ ج۴ص۵۴۴

(۳) معارف السنن ج۵ص۳۴۳

(۴) المیزان الکبریٰ ج۲ص۲۷

(۵) شرح صحیح مسلم ج۱ص۳۶۹

(۶) اعلاء السنن ج۹ص۱۵۳

(۷) اوجز المسالک ج۵ص۱۷۳

(۸) فتاویٰ عالمگیری ج۱ص۲۰۱

(۹) قاضی خان علیٰ الہندیہ ج۱ص۲۰۶

(۱۰) البحر الرائق ج۲ص۴۵۱

(۱۱) المسویٰ شرح المؤطا ص۳۰۸

(۱۲) فتاویٰ تاتارخانیہ ج ۲ص ۳۸۸

(۱۳) المغنی لابن قدامہ ج ۳ص ۱۱۲

(۱۴) جامع الرموز ج اص ۲۷۲

(۱۵) الافصاح ج اص ۲۵۲ (۱۶) فتح القدیر ج اص ۳۸۴

(۱۷) المجموع شرح مہذب ج ۲ص ۳۷۹

(۱۸) تبیین الحقائق ج اص ۳۳۲

(۱۹) رسائل الارکان ص ۲۲۶ (۲۰) تحریر الاقوال ص ۳۱

(۲۱) الموسوعۃ الفقہیۃ ج ۲۸ص ۹۲ (طبع چمن کوئٹہ)

(۲۲) الاعتصام ص ۳۲۶ (بیروت)

(۲۳) طحطاوی علی الدرج اص ۴۷۰

(۲۴) المحیط البرہانی ج ۲ص ۵۶۸

جمعہ کی فجر کی نماز کی سنت قرأت

جمعہ کے دن نمازِ فجر (فرائض) کی پہلی رکعت میں سورۂ الم سجدہ اور دوسری رکعت میں سورۂ دہر مداومت کے ساتھ (یعنی ہمیشہ) پڑھنا سنت طریقہ ہے۔ آئمہ کرام کو چاہیئے کہ ہمیشہ ان سورتوں کی قرأت کا اہتمام کریں۔

(۱) بخاری ج ا ص ۱۲۲

(۲) بخاری ج ا ص ۱۴۶

(۳) نصب الرایہ ج ۲ ص ۶

(۴) معجم الصغیر ج ۲ ص ۸۰، ۸۱

(۵) کنز العمال ج ۸ ص ۸۴

مسجد میں جنازہ پڑھنے کا مسئلہ

مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جس نے مسجد میں جنازے کی نماز پڑھی اسے کچھ بھی نہیں ملے گا۔ ''من صل علی الجنازۃ فی المسجد فلا شئی لہ'' آنخضرت ﷺ سے مسجد میں جنازہ پڑھنا ثابت نہیں ہے آپ ﷺ نے اس کے لئے مسجد سے باہر ایک چبوترہ بنوایا تھا جہاں جنازے کی نماز ادا کی جاتی تھی۔

چاہے امام مسجد میں ہو اور جنازہ باہر، کچھ نمازی

مسجد میں ہوں اور کچھ باہر، یا امام مسجد سے باہر ہو کچھ نمازیوں کے ساتھ اور کچھ نمازی مسجد میں ہوں کسی بھی صورت میں مسجد میں نمازِ جنازہ ادا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

(۱) بخاری شریف ج اص ۱۷۷　(۲) ابوداؤد ج ۲ص ۱۰۱

(۳) سنن ابن ماجہ ص ۱۱۰ (۳) سنن ترمذی ج اص ۱۲۳

(۴) مسلم شریف ج اص ۳۱۲، ۳۱۳

(۴) مصنف عبدالرزاق ج ۳ص ۵۲۷

(۵) شرح معانی الآثار ج اص ۲۸۶

(۶) العرف الشذی ص ۳۸۳

(۷) فیض الباری ج ۲ص ۴۷۱ تا ۴۷۳

(۸) مؤطا امام مالک حاشیہ ۲ص ۲۱۱

(۹) اوجز المسالک ج ۲ص ۴۵۹

(١٠) فتاویٰ عالمگیری ج١ص ١٦٥

(١١) موسوعۃ الفقہیۃ ج١٦ص ٣٥

(١٢) النہر الفائق ج١ص ٣٩٦

(١٣) تبیین الحقائق ج١ص ٢٤٢

(١٤) مجمع الانہر فی شرح ملتقی الابحر ج١ص ٢٧٢

(١٥) حاشیہ قاضی خان فتاویٰ سراجیہ ج١ص ١٣٩

(١٦) فتاویٰ تاتارخانیہ ج٣ص ٨٧

(١٧) فتاویٰ رشیدیہ ص٤٣٠

(١٨) احسن الفتاویٰ ج٤ص ٢٤٤

(١٩) فتاویٰ رحیمیہ ج٧ص ٣٩

(٢٠) فتاویٰ حقانیہ ج٣ص ٤٤٢

(٢١) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج٥ص ٢٠٦ اور ٢١٢

(۲۲) فتاویٰ مفتی محمود ج ۳ ص ۶۹ اور ۲۷
(۲۳) آپ کے مسائل اور اُن کا حل ج ۴ ص ۳۸۲
(۲۴) فتح القدیر ج ۲ ص ۹۰
(۲۵) محیط برہانی ج ۲ ص ۳۳۷
(۲۶) خلاصۃ الفتاویٰ ج ۱ ص ۲۲۷
(۲۷) فتاویٰ شام ج ۲ ص ۵۱۹
(۲۸) کفایت المفتی ج ۵ ص ۳۷۲
(۲۹) امداد الاحکام ج ۱ ص ۴۶۰
(۳۰) فتاویٰ محمودیہ ج ۸ ص ۶۷۵ اور ۶۹۰
(۳۱) عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری ج ۴ جزء ۸ ص ۱۳۴ دار الفکر
(۳۲) بذل المجھود فی حل ابی داؤد ج ۴ ص ۲۰۳ معھد الخلیل

تعزیت اور تدفین کے بعد دعا

آج کل دیکھا گیا ہے کہ جب کسی کے یہاں میت ہوتی ہے اور لوگ تعزیت کے لئے آتے ہیں تو صرف تعزیتی کلمات کہہ کر رخصت ہو جاتے ہیں اور دعا نہیں کرتے جبکہ احادیث سے اس بات کا ثبوت ہوا ہے کہ تعزیت میں ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا جنابِ نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور سنت طریقہ ہے۔

اسی طرح قبرستان میں بھی ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے کو بعض علماءِ کرام منع فرماتے ہیں تو واضح رہے کہ جنابِ

نبی کریم ﷺ نے بھی ہاتھ اٹھا کر قبرستان میں دعا فرمائی ہے، اس لئے قبر پر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا سنت طریقہ ہے۔

(۱) صحیح بخاری ج ۲ ص ۶۱۹

(۲) صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۰۳

(۳) فتح الباری ج ۱۲ ص ۴۳۱ (بیروت، دارالفکر)

(۴) فتاویٰ شام ج ۳ ص ۱۷۸، ۱۷۹

(۵) مسائل اربعین ص ۳۴

(۶) راہِ سنت ص ۲۷۸

(۷) احسن الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۳۴

ٹخنے ننگے رکھنے کا حکم

جنابِ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق مرد کے لئے ضروری ہے کہ اس کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر رہیں۔ اس مسئلہ میں احادیثِ مبارکہ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ایسی نماز جس میں نمازی کے پائنچے ٹخنوں پر پڑے ہوئے تھے دوبارہ پڑھوائی۔آج کل لوگ اس سلسلے میں بہت کوتاہی برتتے ہیں اور اپنے پائنچے ٹخنوں پر رکھتے ہیں۔مرد چاہے نماز میں ہو یا نماز سے باہر، بہرصورت مرد کے لئے لازم ہے کہ اس کے ٹخنے ننگے رہیں

(۱) بخاری ج ۲ص ۸۶۱،۸۶۰

(۲) فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۲۴، ۳۲۳

(۳) فتح الباری ج ۱۰ ص ۳۱۳، ۳۱۵، ۳۱۶

(۴) ابوداؤد ج ۲ ص ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶

(۵) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۶ ص، ۲۷، ۲۹

(۶) دلیل الفالحین ج ۳ ص ۲۵۱

(۷) بذل المجہود ج ۶ ص ۵۴۷

(۸) مرقاۃ المفاتیح ج ۸ ص ۲۴۵

(۹) اعلاء السنن ج ۱۷ ص ۳۶۶

(۱۰) فتح الملہم ج ۲ ص ۱۴۶

(۱۱) مصنف ابن ابی شیبہ ص ۷

(۱۲) ردالمحتار ج ۵ ص ۲۲۴

(۱۳) عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۳

دعا یا کسی بھی ورد و وظیفہ کو اولاً حمد و ثناء سے شروع کرنا چاھئے اس کے بعد درود شریف پڑھنا چاھئے

حدیث و آثار اور فقہ سے اِس بات کی وضاحت ہو چکی ہے کہ کوئی بھی دعا یا دیگر اوراد و وظائف ہمیشہ اللہ رب العزت کی حمد و ثنا سے شروع ہوتے ہیں نہ کہ درود شریف سے، دورِ حاضر میں اکثر کتب میں یہ بات درج کی گئی ہے کہ اول و آخر درود پڑھیں۔ واضح رہے کہ یہ بات باطل ہے اور اِس کی کوئی حقیقت نہیں، تمام اعمال میں اول اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء ہی ہے، جنابِ نبی کریم ﷺ کے ارشادِ گرامی کے مطابق درود شریف حمدِ باری تعالیٰ کے بعد ہے۔

(۱) ترمذی شریف ج ۱ ص ۱۳۰ ، ج ۲ ص ۱۸۶، ۱۸۵

(۲) سنن ابوداؤد ج ۱ ص 218 رحمانیہ

(۳) معارف السنن ج ۳ ص ۱۲۵

(۴) کنز العمال ج ۲ ص ۳۷

(۵) مصنف ابن ابی شیبہ ج ۷ ص ۲۴

(٦) مسند ابی یعلیٰ الموصلی ج ۱ ص ۴۲

(۷) فتاویٰ محمودیہ ج ۵ ص ٦٨١

(۸) احیاء العلوم الدین ج ۱ ص ۲۷۰

(۹) فضائل درود شریف ص ۱۳۰

(۱۰) کتاب الدعاء ج ۲ ص ۱۷۷

(۱۱) الاذکار ص ۱۲۵ (۱۲) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۵۲۵

(۱۳) تفسیر روح المعانی ج ۱۱ جز ۲۲ ص ۳۵۲

مسجد میں اعلانِ گمشدگی کرنے کا مسئلہ

مسجد میں کسی قسم کے گمشدگی کے اعلان کی اجازت نہیں ہے، کیونکہ حدیث شریف میں جنابِ نبی کریم ﷺ کا ارشادگرامی ہے کہ مسجد میں اعلانِ گمشدگی نہ کیا جائے اور اگر کوئی کرے تو اس کو وہ چیز کبھی بھی نہ ملے کیونکہ مسجد اِن کاموں کے لئے نہیں بنی ہے، اتنی سخت وعید کے باوجود بعض مساجد میں اِس قسم کے اعلان ہونا انتہائی افسوس اور شرم کا مقام ہے۔ صرف فوتگی یا جنازہ کے اعلان کی اجازت فقہاءِ کرام نے دی ہے وہ بھی اطلاع کی غرض سے۔

(۱) مشکوٰۃ باب المساجد ومواضع الصلوٰۃ ج ا ص ۶۸ قدیمی،

(۱) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۱۲ (۲) ترمذی ج ا ص ۴۳

(۳) سنن نسائی ج ا ص ۸۳ (۴) ابوداؤد ج ا ص ۷۹

(۵) ابن ماجہ ص ۵۶ (۷) سنن الکبریٰ ج ا ص ۲۶۳

(۶) مصنف عبدالرزاق ج ا ص ۴۴۰

(۸) کوکب الدری، ابواب الصلوٰۃ ج ا ص ۳۱۹

(۹) عرف الشذی ج ا ص ۸۰

(۱۰) معارف السنن ج ۳ ص ۳۱۳

(۱۱) فتاویٰ شامی ج ا ص ۴۷۳

(۱۲) فتاویٰ شامی ج ۲ ص ۵۲۳ رشیدیہ

(۱۳) حاشیہ طحطاوی علی الدرج اص ۲۷۸

(۱۴) حلبی کبیر فصل فی احکام المسجد ص ۶۱۱

(۱۵) النہایۃ لابن الاثیر ج ۲ ص ۹۸

(۱۶) مجمع بحار الانوار ج ۳ ص ۴۱۲

(۱۷) فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۱

(۱۸) الحاوی للفتاویٰ ج اص ۸۸

(۱۹) فتاویٰ مفتی محمود ج اص ۴۱۷ سے ۴۲۰

(۲۰) فتاویٰ محمودیہ ج ۱۵ ص ۲۱۰

(۲۱) امداد الفتاویٰ ج ۲ ص ۱۰۷

انگوٹھی یا گھڑی بائیں ھاتھ میں پھننا چاھئے

انگوٹھی یا گھڑی بائیں (اُلٹے) ہاتھ میں پہننا چاہئے کیونکہ دائیں (سیدھے) ہاتھ میں پہننا روافض کی علامت ہے۔ یہ مسئلہ انگوٹھی کا ہے اور گھڑی کو بھی اس پر ہی قیاس کیا گیا ہے، اس میں احتیاط ضروری ہے۔

(۱) فتاویٰ شام ج ۲ ص ۵۹۶ (رشیدیہ ۱۲ جلد والی)

(۲) فتاویٰ عالمگیری ج ۵ ص ۳۳۶ (رشیدیہ)

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام

مسجد میں جولوگ نماز کے انتظار میں صفوف میں بیٹھے ہوئے ہوں تو مسجد میں داخل ہونے والا انہیں سلام نہیں کرے گا کیونکہ حدیث میں ہے کہ نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا ایسا ہی ہے جیسا کہ وہ نماز میں ہوتا ہے اور نمازی کو سلام نہیں کیا جاتا اس لئے صفوف میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو سلام

کرنا منع ہے اور اگر داخل ہونے والے نے سلام کیا تو یہ لوگ جو صفوں میں بیٹھے ہیں اُس کو سلام کا جواب نہیں دیں گے۔

(۱) فتاوی عالمگیری ج ۵ ص ۳۲۵

(۲) فتاویٰ شامی ج ا ص ۴۱۵

(۳) مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۸ ص ۴۳۲

(۴) سنن الکبریٰ للبیھقی ج ا ص ۲٦۷

مسجد کو راستہ نہ بنایا جائے

مسجد کے آداب میں سے ہے کہ مسجد کو گزرگاہ نہ بنایا جائے ۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ لوگ اس میں بداحتیاطی کرتے ہیں اور مسجد میں ایک جانب سے داخل ہوتے ہیں اور دوسری جانب سے نکل جاتے ہیں، ایسا کرنا حدیث میں بھی منع آیا ہے اور فقہاءِ کرام نے بھی اس کی ممانعت فرمائی ہے۔

(۱) بخاری شریف ج ا ص ۶۴

(۲) مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۲ ص ۴۴۹

(۳) ابنِ ماجہ ص ۵۵

(۴) اعلاء السنن ج ۵ ص ۱۵۸

(۵) تفسیر ابنِ کثیر ج ۳ ص ۲۹۴ (سورۂ نور آیت ۳۶)

(۶) تفسیر روح المعانی ج ۱۸ ص ۵۰۱ (نور آیت ۳۶)

(۷) تفسیر قرطبی ج ۱۲ ص ۲۷۲ (سورۂ نور آیت ۳۶)

(۸) تفسیر الدر منثور ج ۵ ص ۹۲

(۹) خلاصۃ الفتاویٰ ج ا ص ۲۲۷

(۱۰) فتاویٰ رحیمیہ جز ۹ ص ۸۱

(۱۱) آپ کے مسائل اوران کا حل ج ۴ ص ۲۶۶

(۱۲) حلبی کبیر ص ۶۱۰، ۶۱۱

(۱۳) الاشباہ النظائر ج ۲ ص ۲۳۴، القول فی احکام المساجد

مغرب کی نماز اور اذان میں وقفہ منع ہے

آج کل ہماری چند مساجد میں دیکھنے میں آیا ہے کہ مغرب کی اذان ہو جانے کے بعد فوراً جماعت نہیں کھڑی کرتے بلکہ وقفہ دیتے ہیں اور بعض مساجد میں تو یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ وہاں لکھ کر لگایا گیا ہے کہ اذان کے دو یا تین منٹ بعد جماعت کھڑی کی جائے گی ، واضح رہے کہ یہ شریعتِ محمدی اور جنابِ نبی کریم ﷺ کی تعلیمات سے

بغاوت ہے، پورے اسلام میں ایک موقع یا ایک روایت بھی ایسی نہیں ملتی جس میں اس قسم کے کسی وقفے کا ذکر ہو۔

(۱) ترمذی ج اص ۴۸

(۲) البحر الرائق ج اص ۲۷۵

(۳) حلبی کبیر ص ۳۷۶، ۳۷۷

(۴) معارف السنن ج ۲ص ۱۹۶

(۵) درمختار شرح تنویر الابصار ص ۳۶۹

(۶) فتاویٰ شامی ج اص ۳۶۸

(۷) امداد الفتاویٰ ج اص ۱۰۳، ۱۰۴

عمرہ کے موقع پر مسجد عائشہ(تنعیم) سے احرام باندھ کرعمرہ کرنا افضل اور محبوب عمرہ ہے

واضح رہے کہ فقہ واجتہاد کے ائمہ کرام نے تنعیم کے عمرہ کوافضل عمرہ کہا ہے۔امام بخاری رحمہ اللہ نے باب قائم کیا

(۱)"باب عمرة التنعيم"،(بخاری ج اص۲۳۹)

امام ترمذی رحمہ اللہ نے باب قائم کیا

(۲)"باب ما جاء فی العمرة من التنعيم"

(ترمذی ج اص۱۸۶)

(۳) صحیح مسلم ج ا ص ۳۸۶

(۴) سنن ابوداؤد ج ا ص ۲۷۵

(۵) سنن نسائی ج ۲ ص ۱۴، ۱۵

(۶) سنن ابنِ ماجہ ص ۲۵۱

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب محدث سہانپوری رحمہ اللہ نے ''اوجز المسالک'' میں لکھا ہے کہ حضرات امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ اپنے لوگوں کو نصیحت کرتے تھے کہ تنعیم کا عمرہ ضرور کرنا تاکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اتباع ہو اوران کے آثار صالحہ زندہ تابندہ رہیں۔

(اوجز المسالک ج ۷ ص ۳۵، ۳۶)

فقہ حنفی میں نوافل کی جماعت منع ہے

فقہ حنفی میں نوافل کی جماعت کو منع کیا گیا ہے،
اکثر دیکھنے میں آتا ہے کہ لوگ رمضان کی تاک راتوں میں صلوٰۃ التسبیح جماعت سے پڑھتے ہیں واضح رہے کہ اول تو صلوٰۃ التسبیح کی روایت کو فقہاءِ کرام نے موضوع یعنی جھوٹا کہا ہے(الموسوعۃ الفقہیۃ ج۲۷ص۱۵۱) ،آئمہ مجتہدین میں سے تین بڑے امام امام اعظم امام ابوحنیفہ،امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اس کو جماعت سے پڑھنا یعنی نفل جماعت سے پڑھنا قطعاً ثابت نہیں۔

(۱) فتاویٰ شامی ج ۲ ص ۲۰۴
(۲) مجمع الانہر ج ا ص ۲۰۴
(۳) البحر الرائق ج ۲ ص ۱۲۳
(۴) فتح القدیر ج ا ص ۴۰۹
(۵) المحیط البرہانی ج ا ص ۵۰۲
(۶) فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۴ ص ۱۷۰
(۷) فتاویٰ محمودیہ ج ۷ ص ۲۴۱ تا ۲۴۸
(۸) فتاویٰ رحیمیہ ج ۵ ص ۲۱۸
(۹) الموسوعۃ الفقہیۃ ج ۲۷ ص ۱۶۹

مَردوں کے لئے ہرے کپڑے کا استعمال منع ہے

فقہاءِ کرام نے مَردوں کے لئے ہرے کپڑے کے استعمال کو مکروہ کہا ہے اور بعض روایت میں تو ہرے کپڑوں کے استعمال پر سخت وعیدیں آئیں ہیں، وہ چاہے قمیص شلوار ہو، رومال ہو یا پھر پگڑی یہ تمام چیزیں ہرے رنگ میں مَردوں کے لئے منع ہے۔ ملاحظہ فرمائیں

(۱) فتاویٰ شامی ج ۹ ص ۵۹۱ (۲) تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۴۱۴

(۳) الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۳۲ (۴) فتاویٰ حدیثیہ ۲۲۵